بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سیدِ عالم ﷺ کی نبوۃِ دائمہ مستمرہ کے خلاف تحریر کردہ رسوائے زمانہ کتاب "تحقیقات" کا علمی، تحقیقی، متین، مسکت مسقط اور ترکی بہ ترکی جواب

المعروف بہ

تنبیہات

بجواب

تحقیقات

جلد دوم

از قلم

پاسبانِ عظمتِ حبیبِ رحمان

مفتی عبد المجید خان سعیدی رضوی

بارک اللہ لہ وعلیہ وفیہ وکل مالہ

صدر شعبہ تدریس افتاء و مہتمم جامعہ غوث اعظم و جامعہ سعیدیہ و خطیب جامع مسجد نوری

رحیم یار خان سٹی (پنجاب، پاکستان)

قادریہ پبلشرز کراچی

اُجِیبَ سے ہیں۔

رہا لفظ شَرِیْفَةٌ ؟ تو اس کا تعلق بحث سے ہے جو معلومات افزاء ہونے کی حد تک یقیناً ذوشرف ہے یہ لفظ اس کی توثیق کے لیۓ قطعاً نہیں ہیں کہ وہ اس کے قائل ہی نہیں ہیں (کما قد مرّ) فافھم و تدبر۔

اس کی ایک دلیل یہ ہے کہ شرائط امامت کبریٰ کے تحت آپ نے لکھا ہے ''وھھنا ابحاث شریفة'' جن میں ایک بحث ان شرائط کے متعلق ہے جو شیعہ نے لگائی ہیں۔ ملاحظہ ہو (النبراس صفحہ ۵۳۷)۔

اگر کسی کا قول نقل کر دینے سے ناقل کا قائل ہونا لازم ہو تو علامہ پرہاروی نے عبارت شرح عقائد ''والحق ان رضاء یزید بقتل الحسین ﷺ واستبشاره'' الخ کے تحت یہ بھی نقل کیا ہے کہ ''وانکر ذلک بعض العلماء'' ملاحظہ ہو (النبراس صفحہ ۵۵۴)۔

تو کیا انہیں اس کا بھی قائل بتایا جائے گا؟ اور کیا خود مصنف تحقیقات بھی انہیں اپنا معتمد علیہ ماننے کے حوالہ سے اس کے قائل قرار پائیں گے؟ کچھ تو بولیں۔

۵: مصنف تحقیقات کا دعوٰی سرکار ﷺ کی نبوت کے بارے میں ہے جب کہ

- یہ عبارات بنیادی طور پر حضرت عیسٰی علیہ السلام کے متعلق ہیں پس یہ غیر متعلق ہوئیں اس طرح سے ان کے دعوٰی و دلیل میں مطابقت نہ ہوئی۔
- پھر وہ بھی مجمع علیہ نہیں کیونکہ کسی مسئلہ کے کتب کلام میں آ جانے سے اس کا مجمع علیہ ہونا ہرگز لازم نہیں آتا جو خود پیش نظر عبارت سے بھی ظاہر ہے کہ امام قاضی ابوبکر' حضرت عیسٰی علیہ السلام کی بچپن شریف کی عمر میں آپ کے نبی ہونے کے قائل ہیں جس سے صاحب المواقف نے اختلاف کیا ہے جس سے اس کا مجمع علیہ نہ ہونا واضح ہے۔
- پھر جب امام قاضی ابوبکر' صاحب المواقف اور علامہ پرہاروی سے علم اور زمانہ کے اعتبار سے متقدم ہیں تو انہیں اس موقف میں راجح نہ ماننے میں مولانا کو کیا مجبوری آڑے ہے۔
- نیز صاحب المواقف ہیں بھی اشعری' ماتریدی نہیں ہیں جس کی ایک دلیل یہ ہے کہ انہوں نے المواقف میں ایک مسئلہ کے تحت لکھا ہے ''عـنـدنـا''۔ حضرت میر سید نے اس کی شرح میں ارقام فرمایا ''ای الاشاعره'' ملاحظہ ہو (شرح المواقف' جلد ۸' صفحہ ۲۲۸)۔

تعجب ہے کہ مصنف تحقیقات ماتریدی کہلانے کے باوجود یہاں اشعری کے پیچھے لگ گئے ہیں شاید ''ضرورت ایجاد کی ماں ہے''۔